بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | اتوار ۶ شعبان ۱۴۰۲ھ، ۳۰ ہجرت ۱۳۶۱ھش، ۳۰ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ ہجرت / مئی سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارہ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں موصولہ ۲۹ مئی کی شام کی اطلاع کے مطابق

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ کمزوری ہے۔"

احباب کرام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت اور درازی عمر کیلئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت ہمیشہ ہی حضور کے شامل حال رہے۔ آمین

قدرتِ ثانیہ کی عظیم تر برکات سے بھرپور استفادہ کرنا ہمارا فرض ہے

مرکزِ سلسلہ ربوہ میں "یومِ قدرتِ ثانیہ" کے موقع پر کامیاب جلسہ کا انعقاد:

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور دیگر علمائے سلسلہ کی تقاریر

ربوہ ۲۷ ہجرت / مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قدرتِ ثانیہ کی عظیم تر برکات سے بھرپور استفادہ کیا جائے اور اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنے سینوں کو ایمان کے نور سے منور کریں اور اعمال صالحہ بجا لائیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب آج صبح "یومِ قدرتِ ثانیہ" کے موقع پر ایک جلسہ میں حاضرین سے صدارتی خطاب فرما رہے تھے۔

یہ جلسہ آج لوکل انجمن کے زیر انتظام مسجد مبارک ربوہ میں ساڑھے آٹھ بجے صبح آپ کی صدارت میں شروع ہوا۔ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو مکرم مولوی عبدالعزیز بھامبڑی صاحب نے کی اس کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب نے سیدنا حضرت اقدس کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے "مسئلہ خلافت اور اسلام" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے اسلام میں خلافت کی عظمت کو بیان کیا اور اس کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ انبیاء کے قائم کردہ مشن کو جاری رکھنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کسی نائب کو کھڑا کرے جو مومنوں کے دلوں کو تسکین دے اور ان کے خوفوں کو امن میں بدل کر اشاعت دین کے مقدس فرض کو کامیابی اور کامرانی سے چلاتا چلا جائے۔ آپ نے دوسرے نظاموں سے موازنہ کرتے ہوئے اس نظام کی امتیازی خصوصیات سے بھی احباب کو آگاہ کیا۔

محترم مولوی اشرف صاحب کے خطاب کے بعد محترم شیخ نصیر الدین صاحب نے اپنا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ پھر محترم مسعود احمد خان صاحب ایم اے نے "قدرتِ ثانیہ کی تاریخ" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ میں اس بابرکت نظام کے قیام کی تاریخ بیان کی۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس کے وصال پر جملہ احباب جماعت کے اجماع اور قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول کے طور پر حضرت مولانا نورالدین صاحب کے انتخاب کے حالات بتائے نیز قدرت ثانیہ کے دوسرے اور تیسرے مظہر کے انتخاب کے واقعات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

آپ کے بعد مکرم سید صہیب احمد صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا ایمان افروز منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ تیسری تقریر مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب استاذ جامعہ احمدیہ و سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ نے کی اور "قدرت ثانیہ کا موجودہ دور اور غلبۂ دینِ حق" آپ کا موضوع تھا۔ آپ نے قدرت ثانیہ کے موجودہ مظہر کی طرف سے غلبۂ دین حق کے لئے جاری کردہ اصلاحی، تبلیغی اور تربیتی تحریکات کا ذکر کیا اور خصوصاً تحریک تعلیم القرآن پر بالتفصیل روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں تعلیم القرآن کلاس، تراجم قرآن کی مہم، اور ان کی اشاعت کا خاص طور پر ذکر کیا۔ ایک دوسری تحریک وقف عارضی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اس میں شامل ہونا چاہیئے۔

آپ کے بعد صدر مجلس نے سیدنا حضرت اقدس کی تمر باقی صحبت سے فیضیاب ہونے کی اہمیت بیان کی اور اس کے ساتھ ہی آپ نے سیدنا حضرت اقدس کی صحبت سے فیض پانیوالے ایک خوش قسمت بزرگ حضرت حکیم دین محمد صاحب سے قدرت ثانیہ کے بارہ میں اپنے چشمدید واقعات

(باقی صفحہ پر)

عشرۂ وقف جدید

وقفِ جدید کے سال رواں کے آغاز کو پانچ ماہ گذر رہے ہیں، لیکن تاحال اکثر جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات موصول نہیں ہوئے۔ اس لیے بذریعہ اعلان ہذا متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ یکم تا ۱۰ جون ۱۹۸۲ء عشرہ وقفِ جدید منا کر وعدہ جات کے حصول اور وصول کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لیے بھرپور کوشش فرمائی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالِ نو کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ امسال وقفِ جدید کو اپنا معینہ بجٹ سو فیصد پورا کرنا چاہیئے۔

لہٰذا ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس عشرہ میں پوری جدوجہد سے کام لینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(مرزا طاہر احمد ناظم مال وقف جدید۔ ربوہ)

ربوہ: ۳۰ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔"

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۲۸ ہجرت / مئی۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ العصر کی تفسیر بیان کی۔

آپ نے فرمایا کہ اس سورت میں ایسے انسانوں اور قوموں کا ذکر ہے جو خدا کے فرستادوں اور رسولوں کا انکار کر کے خسارے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آپ نے متعدد دوسری قرآنی آیات سے اس مضمون کی وضاحت کی اور بتایا کہ انسان کی یہ جبلت ہے کہ وہ خیر کو چھوڑ کر شر کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کی فطرت میں جلد بازی کا خاصا پایا جاتا ہے۔ جس کے باعث وہ خسارے میں پڑ جاتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ایسے لوگ جو رسولوں کا انکار کر کے خسارے میں پڑ جاتے ہیں ان کے لئے اس صورت میں چار امور پیش کئے گئے ہیں کہ وہ انہیں اختیار کر کے اس نقصان کی زندگی سے بچ جائیں۔ وہ چار امور یہ ہیں۔

پہلا امر آمنوا کہہ کر بتایا کہ سب سے پہلے خدا اور اس کی باتوں پر پورے طور پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور صحیح اور حقیقی ایمان وہی ہوتا ہے جو علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کے مدارج طے کرنے

(باقی صفحہ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ شعبان ۱۴۰۲ھ

۳۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

مال کی قربانی

گزشتہ اشاعت میں ہم نے یہ عرض کیا تھا کہ دین کی خدمت کے لئے جب تک ہم اپنے اندر قربانی کا جذبہ پیدا نہیں کرتے اور اس کا عملی اظہار نہیں ہوتا۔ اس وقت تک نہ اپنے ایمان کا ہم ثبوت دے سکتے ہیں اور نہ ہی جماعتی استحکام و بہتری میں ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ دین کے لئے جن قربانیوں کا کرنا ہمارے لئے واجب ہے اس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً مال کی قربانی، جان کی قربانی، وقت کی قربانی، جذبات اور عزت کی قربانی اور پھر اولاد اور نسل کی قربانی۔ آج کی اشاعت میں ہم صرف مال کی قربانی کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

مال کی قربانی ہی کو اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کہا گیا ہے اور قرآن کریم میں مختلف پیرایوں میں مومنوں کو اس کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور متقیوں کی دو خاص اور بنیادی صفات کا ذکر کیا ہے۔ اول یہ کہ یقیمون الصلوٰۃ وہ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ گویا اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اور پھر دوسروں کی اصلاح اور بہتری کے لئے اپنے خدا کی عبادت کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیکی اور عبادت اور نماز کی تلقین کرتے ہیں اور انہی صفات کے حامل لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کہ یہی لوگ ہیں جو درحقیقت اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ ہدایت پر صحیح اور سچے طور پر قائم ہیں اور یہی لوگ ہیں جو بالآخر فلاح یعنی دین و دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔

درحقیقت قومی اور انفرادی ترقی کے لئے مال کو بھی ایک بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے صرف یہی نہیں کہ مال کے بغیر کوئی اہم اور مستقل کام نہیں ہو سکتا اور جماعتی کام کما حقہ سرانجام نہیں دیئے جا سکتے بلکہ اس لئے بھی کہ افراد کے اندر اگر مال قربان کرنے کا جذبہ نہیں ہوگا تو دوسری قربانیوں کی توفیق پانا بھی ان کے لئے اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جائے گا جو شخص مال قربان کر سکتا ہے اور اپنے اخلاص کا ابتدائی زینہ طے کر لیتا ہے وہ اپنے ایمان میں ترقی کرتے کرتے پھر جان کی قربانی بھی دے سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اعلیٰ سے اعلیٰ درجات حاصل کر سکتا ہے۔ تُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ میں اموال کو مقدم کر کے اسی نکتہ کی طرف اشارہ کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ پس مال کی قربانی کسی جماعتی ضرورت سے زیادہ خود انسان کی اپنی روحانی ترقی کے لئے ایک ابتدائی نشان اور ایک بنیادی علامت ہے۔ مالی قربانی ایک ایسی بنیاد بن جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں قربانی کرنے والے کے اخلاص اور ایمان کی عمارت تعمیر ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت اسی اہمیت کی وجہ سے بار بار قرآن کریم میں یہ حکم ہے انفقوا فی سبیل اللہ کہ اے مومنو تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال کو خوب خرچ کرو۔ اس کے ساتھ ہی فرمایا۔ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ یعنی اس حکم کی نافرمانی کر کے تم اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ گویا انفاق فی سبیل اللہ اور مالی قربانی ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کی اپنی سلامتی کے لئے بھی بے حد ضروری ہے۔ وگرنہ اگر انسان بخل سے کام لے گا اور مالی قربانی سے گریز کرے گا تو اس کا نقصان بھی وہ خود ہی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من یبخل فانما یبخل عن نفسہ یعنی جو شخص بھی بخل سے کام لیتے ہوئے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔ وہ اپنی ہی جان کے بارے میں بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اور اپنے ہی آپ کو ثواب سے محروم رکھ کر نقصان اٹھاتا ہے۔

سورۃ تغابن میں اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے بہت عجیب پیرایہ میں مومنوں کو مالی قربانی کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ فرماتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ وَّ اللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یعنی اے لوگو یہ یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک آزمائش کا ذریعہ ہیں جن سے تمہیں آزمایا جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بڑا اور عظیم اجر ہے پس جتنا ہو سکے۔ جتنا تمہارے بس میں ہو تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے حکموں کو سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مالوں کو اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہوگا اور اس حقیقت کو ہمیشہ ملحوظ رکھو کہ جو لوگ دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں انجام کار وہی کامیاب اور فلاح پانے والے ہوتے ہیں۔

پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری بھی دی کہ یہ مت خیال کرو کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے سے تمہارے اموال میں کمی آجائے گی بلکہ یہی وہ طریق ہے جس سے تمہارے اموال بھی بڑھیں گے۔ اور خود تمہاری بخشش اور مغفرت بھی ہو جائے گی فرمایا

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ وَ اللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۔

اگر تم اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصہ کاٹ کر الگ کر دو تو وہ اس حصہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے تمہاری مغفرت کے سامان پیدا کر دے گا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بہت قدر دان اور ہر بات کو خوب سمجھنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی اور انفاق فی سبیل اللہ کے لئے قرضہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح ایک عام شریف انسان اپنے لئے قرضہ کو ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے اور ایسا کرنا ہی اس کی شرافت اور عمدہ اخلاق کا ثبوت ہوتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال قربان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی قربانی کو قرضہ سمجھ کر ضرور پھر ان کو واپس بھی کر دیتا ہے۔ صرف اسی قدر واپس نہیں کرتا جتنا کسی انسان نے قرضہ دیا تھا بلکہ وہ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور اس کے علاوہ ہمیشہ کے لئے پھر ان کو قدر اور عزت کی نگاہ سے بھی دیکھتا اور ان سے راضی ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کے مختلف مقامات اور اسی طرح احادیث میں بھی بڑی وضاحت اور تکرار کے ساتھ مالی قربانی کے لئے مومنوں کو تاکید کی گئی ہے اور اس کا اجر اور اس کے فوائد بتائے گئے ہیں۔ بلکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ مومنوں کے مالوں میں سے ایک حصہ ضرور وصول کیا کریں۔ خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ اے اللہ کے رسول ان کے مالوں میں سے ایک حصہ بطور چندہ کے وصول کیا کرو آگے اس کی حکمت بھی بیان فرما دی کہ تا اس طریق سے تو مومنوں کو پاک کرے۔ اور ان کی ترقی کے سامان کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہے۔

گویا انفاق فی سبیل اللہ اور صدقات اور چندہ کی وصولی کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور رسول یا اس کے نائب یا اس کے مقرر کردہ عہدہ داروں کا یہ فرض ہے کہ وہ مومنوں کے مالوں میں سے باقاعدگی کے ساتھ چندہ وصول کیا کریں اور جماعتی کاموں اور دینی ضرورتوں کے لئے خرچ کریں۔ ساتھ ہی بتا دیا کہ ایسے چندوں کی وصولی کی اصل غرض یہ ہے کہ مومنوں کے لئے پاکیزگی اور ترقی کے سامان ہوں اور وہ اپنے ایمان اور اخلاص اور اموال اور قومی مفادات کی نگرانی میں بڑھتے چلے جائیں۔ اور خدا کے رسول کی دعاؤں کے مستحق بن جائیں۔

اسی حقیقت کی یاددہانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء میں ایک بار پھر جماعت کو کرائی ہے جب کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے ختم ہونے میں ایک مہینہ اور کچھ دن باقی رہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضور نے اپنے خدام پر پوری حسن ظنی رکھتے ہوئے اس توقع کا اظہار فرمایا ہے کہ سابقہ سالوں کی طرح اب بھی جماعت اپنے بجٹ کو نہ صرف سو فیصد بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ادا کرے گی اور خدا کے فضلوں کو جذب کرنے والی ثابت ہوگی۔ دوستوں کا فرض ہے کہ وہ سچے شکر اور پورے اخلاص اور حسن نیت کے ساتھ اپنے امام کی توقعات کو پورا کرنے کے لئے بھرپور سعی فرمائیں اور دین کی راہ میں مالی قربانی کی جو اہمیت اور ضرورت ہے اس کو سمجھتے ہوئے ۳۰ جون سے پہلے پہلے اس طور سے اپنے اخلاص کا اظہار کریں۔ کہ ہم اپنے محبوب آقا کی دعاؤں کے مستحق ٹھہر سکیں اور اس کے نتیجہ میں ہمارے خالق و مالک خدا کی رضا ہمیں حاصل ہو جائے۔ وباللہ التوفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کائنات کے تمام راز قرآنِ کریم میں پنہاں ہیں

قرآنِ کریم کی روشنی کے بغیر انسان بے بس اور اندھا ہے

مکرم مولوی محمد صاحب امرتسری - ایم اے

یہ کائنات ایک معمہ اور ایک راز ہے اور دنیا میں کتاب جو اس کائنات کے رازوں کو صحیح اور حقیقی طور پر کھولتی ہے اور ہمیں اس بارے میں یقین تک پہنچاتی ہے وہ کتاب قرآنِ کریم ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ الہام الٰہی کی مدد اور اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ حقیقتوں سے روشنی حاصل کئے بغیر کوئی شخص حیات اور کائنات کے معمہ کو حل نہیں کر سکتا اور نہ انہیں صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے کیونکہ اس آسمان کے نیچے قرآن کریم ہی ایک ایسا صحیفہ ہے جو پورے یقین کے ساتھ ہمیں آسمان و زمین کی حقیقتوں کے بارہ میں اتنا علم قطعی اور یقینی بخشتا ہے جس کے ہم محتاج ہیں اور جوں جوں زمانے کے تغیرات کے نتیجہ میں ہماری ضرورتیں بڑھتی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن حکیم کے ذریعہ ان کا مزید علم بخشتا جاتا ہے۔

آسمانی روشنی کے بغیر کائنات کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی

جن لوگوں نے قرآن کریم کے بغیر کائنات کے مسائل اور حقیقت کو سمجھنے اور اس کے معموں کو حل کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے ضرور کہیں نہ کہیں ٹھوکر اور غلطی کھائی ہے۔ دنیا میں کئی ایسے لوگ گزرے ہیں جو اس کائنات کی حقیقت اور اپنی پیدائش کی غرض و غائت کو پانے کی کوشش کرتے ہوئے جب کسی قطعی اور یقینی نتیجہ تک نہ پہنچے تو انہوں نے مایوس ہو کر خودکشی کر لی۔ بہت سے لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو حقیقت تو نہ ملی مگر اپنی عقل سے وہ جو کچھ پا سکے اس کے مطابق انہوں نے کوئی فلسفہ اور کوئی نظریہ گھڑ لیا اور اسے حقیقت کے روپ میں دنیا میں پیش کر دیا جسے بعد میں دوسروں نے غلط ثابت کر دیا گویا حقیقت سے دونوں قسم کے لوگ محروم رہے ایک نے اپنی اٹکل اور عقل کو اس راہ میں ناکام پا کر اور عاجز آکر اس حیرت کدۂ عالم سے نکلنے کی کوشش میں خود ہی اپنا گلا گھونٹ ڈالا اور دوسرے نے جن نظریات کو حقیقت سمجھ کر دوسروں کے سامنے پیش کیا اسے بعد میں آنے والوں نے غلط ثابت کر دیا۔

کائنات اور اس میں انسان کی پیدائش کا مقصد صرف قرآن کریم بتاتا ہے

مادی علوم اور تجربات کے ذریعہ ہمیں آجتک جو کچھ معلوم ہو سکا ہے وہ صرف اتنا ہی ہے کہ یہ کائنات اور اس کے سیارے وغیرہ کیا ہیں یا کس ساخت کے ہیں اور ان امور میں بھی زمانہ گزرنے پر کئی قسم کے اختلاف ہوتے رہتے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے تو کوئی کچھ تاہم کائنات کے بارہ میں سائنسدان اور ماہرین ارضیات دنیا کو یہ یقینی طور پر قطعاً نہیں بتا سکے کہ کائنات میں جو کچھ موجود ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب کیوں اور کس مقصد کے لئے ہو رہا ہے اور محض انسانی علوم و نظریات اس بارہ میں ہماری کوئی راہنمائی نہیں کرتے انسان نے یہ تو معلوم کر لیا ہے کہ چند عناصر چند گیسیں چند دھاتیں اور چند نمکیات ملنے سے ایک چلتا پھرتا باشعور انسان وجود میں آجاتا ہے۔ اُسی انسان نے یہ تو جان لیا کہ مٹی میں بیج ڈال دینے سے ہرے بھرے پھولدار پودے اور پھلدار درخت نکل آتے ہیں۔ اور دیگر اناج وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

دو گیسوں کے مل جانے سے پانی جیسی مفید چیز بن جاتی ہے ایٹم جیسی حقیر اور غیر مرئی چیز جو محض خوردبین سے ہی دیکھی جا سکتی ہے اسے ایک خاص طریق سے ترتیب دینے اور جمع کرنے سے بے پناہ طاقت پیدا ہو جاتی ہے جو پہاڑوں کو توڑ ڈالتی اور شہروں کے شہر تباہ کر سکتی ہے مگر اس بات کا جواب کہ یہ سب کیوں اور کس مقصد کے لئے ہے قرآن عظیم کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔

پیدائش کائنات کے متعلق مختلف نظریے

تاہم یہ کہ ایسا کیوں اور کس غرض اور مقصد کے لئے ہو رہا ہے اور اس کائنات میں انسان کیوں پیدا ہوا اُسے کس نے پیدا کر کے اتنا شعور دیا کہ وہ اس ارض و سماء کی چیزوں سے فائدہ اٹھا سکے اور انہیں اپنے لئے مسخر کر سکے اس بارے میں درحقیقت سب لاجواب ہیں کیونکہ اسکا حقیقی اور تسلی بخش جواب سوائے قرآن کریم کے ماننے والوں یا اس سے قبل وحی الٰہی کو تسلیم کرنے والوں کے کوئی نہیں دے سکا۔ کسی محقق نے کہا یہ کائنات آپ اپنی خالق ہے اور انسان بھی خود بخود ارتقائی مراحل طے کر کے اپنی موجودہ حالت تک پہنچا ہے اور یہ کائنات بغیر کسی خالق و محرک کے خود بخود وسیع ہوتی جا رہی ہے گویا ہر چیز آپ اپنی خالق و مالک و محرک ہے کوئی فلسفی یہاں تک پہنچا کہ نہیں اس کائنات کی پیدائش اور اسے قائم رکھنے والی ضرور کوئی بالا ہستی ہونی چاہیئے لیکن اس کا وجود کہیں نہیں ملتا شاید ہو مگر ہمارے احاطہ علم سے باہر ہو تو ہو ہماری پہنچ تک کوئی ایسی ہستی معلوم نہیں ہو سکتی۔ کوئی یہاں تک پہنچا کہ اس کائنات کی خالق ہستی ہے تو سہی لیکن وہ وہ اسے پیدا کر کے علیحدہ اور بے دخل ہو گئی اور اس کا کوئی تسلط اس پر نہیں ہے۔ بعض قوموں نے کائنات کی مختلف چیزوں کی تخلیق کو مختلف دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف منسوب کیا۔ پھر ان کے بت تراش کر انہیں معبود اور خدا بنا کر پوجنے لگے۔ بعض قوموں نے سورج چاند ستاروں کو اس عالم کا خالق مان کر پوجنا شروع کر دیا۔

وحی الٰہی کے بغیر عقلِ انسانی اندھی ہے

غرضیکہ جن لوگوں نے کتاب الٰہی کے بغیر اس کائنات کو سمجھنے اور اسکی غرض و غایت معلوم کرنے کی کوشش کی ان کی مثال بالکل ایسی ہی ہو گئی جیسے اندھوں کے پاس کوئی ہاتھی لا کھڑا کر دیا جائے اور پھر ان سے پوچھا جائے کہ یہ ہاتھی جو تمہارے سامنے کھڑا ہے کیسا ہے۔ تو وہ عجیب عجیب جواب دیں گے کوئی پیٹھ پر ہاتھ پھیرے گا۔ اور کہے گا کہ ہاتھی ایسا ہوتا ہے جیسے تخت کوئی پاؤں چھو کر کہے گا کہ ہاتھی ایسا ہوتا ہے جیسے کوئی ستون یا کھمبا۔ غرض خدا سے ناآشنا فلسفی اور خدا کے کلام پر ایمان نہ لانیوالے محققین کا بھی یہی حال ہے انہوں نے کائنات کی حقیقتوں کو معلوم کرنے کی کوشش کی مگر حقیقت کی روشنی سے چونکہ وہ محروم تھے۔ اس لئے انکی تمام کوششوں کا کچھ نتیجہ نہ نکلا اور ان کی مثال ایسے ہی ٹھہری جیسے کوئی شخص اندھیرے میں بھٹک رہا ہو اور محض اندازہ اور موہوم کے ذریعہ اُلٹے سیدھے فیصلے کرتا ہو

ایک کامل صحیفہ انسان کو دیا گیا

ایک دوا جو کسی کارخانہ سے کسی مرض کیلئے بن کر نکلتی ہے تو اس کے ساتھ اس دوا کے مقصد اور ترکیب استعمال کا پرزہ بھی رکھ دیا جاتا ہے جس پر اس دوا کا مقصد لکھا ہوتا اور کس کس مرض کے لئے ہے اور کن کن اجزاء سے مل کر بنی ہے اور اسے کس طرح استعمال کرنا چاہیئے۔

پس اگر دنیوی کاروبار میں ایک عام انسان ایسا کرتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کائنات کو بنانے کے بعد انسان کو اس حال میں اس دنیا میں بھیج دیا جاتا کہ اسے پیدائش کا علم نہ دیا جاتا۔ پس ضروری تھا کہ اس کائنات کی اور اس میں انسان جسمانی اور روحانی تکمیل کے بعد اسے ایک کامل اور مکمل صحیفہ اور کتاب دی جاتی جس میں اسے بتایا جاتا کہ یہ کائنات کیا ہے کیوں ہے اور اس میں اس کا اپنا کردار اور غرض و مقصد کیا ہے اور اس تمام ہست و بود کے نظام کو چلانے والی کونسی ہستی ہے۔ اور اس ہستی کے دلائل کیا ہیں اسے کس طرح اور کن صفات سے پہچانا جاتا ہے۔ اور اس کی رویت اور اس کے وصال کے آداب و ذرائع کیا ہیں اور اس دنیا سے رخصت ہونے کا مطلب کیا ہے نیز اس کے بعد اس سے کیا معاملہ کیا جاتا ہے۔

آج اس آسمان کے نیچے قرآن کریم ہی ایک ایسا صحیفہ ہے جو پورے یقین کے ساتھ کائنات کی حقیقت اور پھر اس پر انسانی زندگی کے مقصد کی طرف راہنمائی کرتی اور قطعی علم بخشتی ہے۔ پس کتاب الٰہی کے بغیر اس عالم ہستی کو صحیح طور پر سمجھا ہی نہیں جا سکتا۔ کیونکہ راز حیات کا جو اصل رازدان ہے اس کی مدد اور راہنمائی کے بغیر کوئی انسان نہ کائنات کی حقیقت کو پا سکتا ہے اور نہ اپنی ہستی کی غرض و غایت معلوم کر سکتا ہے یہ درست ہے کہ قرآن کریم کے بغیر بھی انسان سوچ سمجھ کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مگر اسکی مثال ایسی ہے جیسے آنکھ۔ آنکھ میں یقیناً دیکھنے کی صلاحیت ہے۔ مگر کیا خارجی روشنی کے بغیر کوئی انسانی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ رات کے وقت ایک اندھیرے کمرے میں آنکھیں رکھنے کے باوجود آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا مگر جب بجلی کا بلب روشن کر دیا جائے گا تو ہر چیز صاف نظر آنے لگتی ہے اسی طرح وحی الٰہی گویا انسانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقل کی روشنی ہے اور اس روحانی خارجی روشنی کے بغیر ہم اشیاء کی حقیقت کو نہیں پا سکتے۔ خالی عقلِ انسانی کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ اسے خود اپنی خبر نہیں ہے آج تک انسان یہ معلوم نہیں کر سکا کہ ذہن انسانی میں خیالات کیوں کر پیدا ہوتے ہیں وہ انسان کس طرح سوچتا ہے پس عقل حقیر اور اندھی ہے جب تک الہام اور وحی الٰہی کی مدد اسے حاصل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آج قرآن کریم پر ایمان لائے بغیر اور اس سے راہنمائی اور روشنی حاصل کئے بغیر انسان محض قیاس آرائیاں کر سکتا ہے۔ کائنات اور اس کے خالق و مالک کے وجود اور حقیقت کا یقینی اور قطعی اور غیر متبدل علم اسے حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ اسے یقینی طور پر یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کیوں اس کائنات میں آیا اور اس کا یہاں کیا کام ہے جسے انجام دیکر اسے واپس اپنے ربّ کے پاس لوٹ جانا ہے قرآن کریم اسے یہاں رہنے اور اس کائنات کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کا سلیقہ اور قواعد و ضوابط بتاتا ہے جن پر عمل کر کے یہاں نقصان اور ضرر و تکلیف سے وہ بچا رہ سکتا ہے۔ قرآن کریم وہ آئین پیش کرتا ہے جس پر عمل کر کے انسان بلکہ قومیں بھی بغیر ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کئے مساوات کا مظاہرہ کرتے ہوئے امن و آشتی اور محبت سے رہ سکتی ہیں اور امیر و غریب اور مزدور اور سرمایہ دار باہمی خیر و شکر رہ کر اپنے اپنے دائرے میں اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکتے ہیں۔

ایک کمیونسٹ افریقن لیڈر سے گفتگو

بڑا عرصہ ہوا ایک مرتبہ ایک افریقن کمیونسٹ لیڈر سے میری گفتگو ہوئی وہ کہنے لگا کہ جو مظالم اور سختیاں ہم افریقنوں پر یورپ اور امریکہ والے کرتے رہے ہیں اور جس ظلم اور خود غرضی کے بل بوتے پر دنیا پر سرمایہ داری مسلط ہے اور فروغ پا رہی ہے اور غریبوں کو جس طرح بے دردی سے پیسا جا رہا ہے۔ اس کے ازالہ کی واحد صورت کمیونزم یعنی اشتراکیت ہے میں نے کہا نہیں اس کے ازالہ کا واحد حل قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ہے جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین اور خوفِ خدا اور پھر آخرت کی باز پرس اور جزاء سزا پر یقین قائم کرتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں جہاں مزدوروں کی حکومت ہو گی وہ سرمایہ داروں سے انتقامی جذبہ کے ماتحت انہیں کچلنے کی کوشش کریں گے۔ اور جہاں سرمایہ دار طاقتور ہوں گے وہ مزدوروں اور غریبوں پر مظالم ڈھا کر دولت کے انبار اپنے لئے لگائیں گے۔ رہی ہر طبقہ کے درمیان ہر لحاظ سے مساوات وہ کمیونسٹ ممالک میں بھی نہیں ہے اور وہاں بھی اپنے مخالفین کو یکسر کچل دیا جاتا ہے اور آزادیٔ ضمیر بالکل مفقود ہے۔ چند لوگوں کی حکومتی۔ کیبنٹ کروڑوں پر جبراً مسلط ہے۔

کتاب اللہ قرآن کریم ہی حقیقی رہنمائی کرتی ہے

پس قرآن کریم ہی دنیا میں وہ واحد کتاب ہے جو کائنات کے مطالعہ کی نہ صرف راہ کھولتی ہے بلکہ بنیادی باتیں بتا کر اس بارے میں انسان کی رہنمائی بھی کرتی ہے اور پھر کائنات کی اور اس پر انسان کی پیدائش کی غرض اور مقصد پر صحیح طور پر روشنی ڈالتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور یوم آخرت اور جزا سزا اور مابعد کی انسانی ارواح کی زندگی کے ثبوت میں حتمی اور یقینی دلائل پیش کرتی ہے اور انسان کو سکھاتی ہے کہ کس سلیقے اور کس طریقے سے اس زمین پر رہنا ہے جو آخرت میں نتیجہ خیز ہو۔ اور قرآن کریم کی رہنمائی اور روشنی کے بغیر اس کائنات کو سمجھنے کی کوشش کرنے والا انسان یقیناً ٹھوکر کھاتا ہے اور صحیح نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا اور اس کائنات کی پیدائش دیگر رازوں کا جو علم اور حکمت قرآن کریم جانتا ہے وہی صحیح ہے کیونکہ جس خدا نے یہ کائنات پیدا کی ہے اور وہی اس کی حقیقت اور مقصد صحیح طور پر انسان کو بتا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقدس کتاب پر محکم ایمان رکھنے اور اس کے گہرے مطالعہ کرنے اور اس کے حرف حرف پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لیے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

اس بارہ میں بحث کرنا لغو ہے

دنیا میں کوئی دینی امر ایسا نہیں جسے ساری دنیا یکساں طور پر مانتی ہو۔ بلکہ ہر بات میں کچھ نہ کچھ اختلاف پایا جاتا ہے لطیفہ مشہور ہے کہ ایک جاہل شخص تھا جسے مولویوں کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق تھا۔ مگر چونکہ اسے دین سے کوئی وقفیت نہ تھی اس لئے جہاں جاتا لوگ دھکے دے کر نکال دیتے۔ ایک دفعہ اس نے کسی دوست سے ذکر کیا کہ مجھے علماء کی مجلس میں بیٹھنے کا بڑا شوق ہے مگر لوگ مجھے بیٹھنے نہیں دیتے میں کیا کروں۔ اس نے کہا ایک بڑا سا جبہ اور پگڑی پہن لو۔ لوگ تمہاری صورت کو دیکھ کر خیال کریں گے کہ کوئی بہت بڑا عالم ہے اور تمہیں علماء کی مجلس میں بیٹھنے سے نہیں روکیں گے جب اندر جا کر بیٹھ جاؤ اور تم سے کوئی بات پوچھی جائے تو کہہ دینا کہ اختلافی مسئلہ ہے بعض نے یوں لکھا ہے اور بعض نے اس کے خلاف لکھا ہے اور چونکہ مسائل میں کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے تمہاری اس بات سے کسی کا ذہن ادھر منتقل نہیں ہو گا کہ تم کچھ جانتے نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک بڑا سا جبہ پہنا پورے تھان کی پگڑی سر پر رکھی اور ہاتھ میں عصا لے کر اس نے علماء کی مجالس میں آنا جانا شروع کر دیا۔ جب کسی مجلس میں بیٹھتا تو سر جھکا کر بیٹھا رہتا۔ لوگ کہتے کہ جناب آپ بھی تو کچھ فرمائیں۔ اس پر وہ گردن ہلا کر کہہ دیتا اس بارہ میں بحث کرنا لغو ہے علماء اسلام کا اس کے متعلق بہت کچھ اختلاف ہے کچھ علماء نے تو اس طرح لکھا ہے جس طرح یہ مولانا فرماتے ہیں اور کچھ علماء نے اس طرح لکھا ہے جس طرح وہ مولانا فرماتے ہیں۔ لوگ سمجھتے کہ اس شخص کا مطالعہ بڑا وسیع ہے۔ چنانچہ کہتے بات تو ٹھیک ہے جھگڑا چھوڑو اور کوئی بات کرو کچھ مدت تو اسی طرح ہوتا رہا۔ اور علماء کی مجالس میں اس کی بڑی عزت و تکریم رہی مگر ایک دن مجلس میں یہ ذکر چل پڑا کہ زمانہ ایسا خراب آگیا ہے کہ تعلیمیافتہ طبقہ خدا کا انکار کرتا چلا جاتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر خدا ہے تو کوئی دلیل دو۔ اس پر لوگوں نے حسب دستور ان سے بھی کہا کہ سنائیے مولانا۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ کہنے لگا۔ بحث فضول ہے کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا ہے اور کچھ علماء نے لکھا ہے کہ خدا نہیں۔ یہ سنتے ہی لوگوں میں اس کا بھانڈا پھوٹ گیا اور انہوں نے دھکے دے کر اسے مجلس سے باہر نکال دیا (خلافت راشدہ صفحہ ۱۲۳ تا ۱۲۴)

(مرسلہ: نگہت مرزا دارالنصر غربی ربوہ)

بقیہ: اخبارِ احمدیہ

کے بعد حاصل ہو۔

جب انسان ان مدارج کو طے کر لیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر حقیقی طور پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز عمل صالح ہے جو ایمان کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے آپ نے بتایا کہ ایمان درخت ہے اور عملِ صالح پانی ہے۔ جس کے ذریعہ اسے سیراب کیا جاتا ہے جس طرح درخت کو پانی نہ ملے تو وہ خشک ہو جاتا ہے اسی طرح عمل کے بغیر ایمان کا درخت بھی سوکھ جاتا ہے عمل کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صالح ہو یعنی نہ صرف نیک اور اچھا بلکہ مناسب حال بھی ہو۔

تیسری بات وتواصوا بالحق میں بیان فرمائی ہے۔ یعنی حق و صداقت پر خود بھی عمل پیرا ہو اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی نصیحت اور تاکید کرتا ہو اور چوتھی بات وتواصوا بالصبر میں بیان فرمائی کہ ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی راہ میں جو مشکلات اور مصائب پیش آئیں ان کا نہایت صبر کے ساتھ مقابلہ کیا جائے اور صرف خود ہی صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرنے اور تحریک کرنے والا ہو۔

خطبہ کے آخر میں محترم صوفی صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہی وقت خدمت گذاری کا ہے

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا۔ میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی۔ بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہیے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد میں وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسے کے برابر نہیں ہو گا" (اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کیا ہے؟

مکرم محمد حسین صاحب شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ بہاولپور

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تخلیق انسانی کا مقصد یہ بتایا ہے کہ انسان اللہ کا عبد بنے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کی رضاء کی راہوں پر چلے اور اس کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ یہ عبادت ہے کیا؟

چنانچہ اس بارہ میں امام قرطبی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں۔

اَصْلُ الْعِبَادَةِ التَّذَلُّلُ وَالْخُضُوْعُ۔

کہ اصل عبادت اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری سے جھکنا ہے۔

(بحوالہ ہدایۃ المستفید صفحہ ۱۲۷)

انسان کو جن امور کے بجا لانے کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے ان کو عبادت سے موسوم کیا جاتا ہے انسان اگر رضاء الٰہی کو مدنظر رکھ کر انتہائی خشوع و خضوع اور عجز و انکسار سے ان امور کو بجائے تو وہ عبادت ہی شمار ہوں گے۔ خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں:۔

شیخ الاسلام امام دین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں

اَلْعِبَادَةُ اِسْمٌ جَامِعٌ لِّكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔

کہ عبادت ایک جامع اسم ہے جس سے وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور جن پر وہ راضی ہوتا ہے۔

(بحوالہ ہدایۃ المستفید صفحہ ۱۲۶)

اس بارہ میں مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں۔

"عبادت سے مراد پرستش اور معرفت دونوں ہیں اور دونوں میں بندہ کا عجز ظاہر کیا گیا ہے۔ ..... عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جائے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔"

(الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستار الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اس سے ہو سکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اسکا اپنا وجود درمیان سے اٹھ جائے اول خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو۔ اور پھر خدا کے حسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزش محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اس کی ہستی کے آگے مردہ متصور ہو اور ہر ایک خوف اسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اسی کی درد میں لذت ہو اور اسی کی خلوت میں راحت ہو اور اس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے مگر یہ حالت بجز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیوں کر پیدا ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی

ایاک نعبد و ایاک نستعین

یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حق پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دیکر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے حاصل ہونے کی یہی نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اسی پر توکل کرے اور اسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اسی کی یاد کو سمجھے .... یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ سے داخل ہوتے ہیں اور اس شربت کو پیتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲۴، ۵۲۵)

انسانی زندگی کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے حضور دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے جو انسان کو بنایا اس کے لئے شریعت اور حدود اور قوانین مقرر کئے تو اس سے یہ غرض نہیں کہ انسان کو نجات حاصل ہو۔ بلکہ انسان تو تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے سو اس کے تدین سے یہی غرض تعبد ابدی ہے ہاں اس غرض کا نتیجہ ضرور یہ نجات ہے جس کا حصول اصل مقصود کے حصول پر موقوف ہے اور شریعت اور احکام سے یہ غرض بھی نہیں کہ انسان گناہوں سے پاک ہو کیونکہ گناہوں سے پاک ہونا بھی اصل مقصود کا ایک نتیجہ لازمی ہے سو جب انسان تعبد اور اطاعت کا طریق اختیار کرتا ہے تو بالضرور گناہ سے دور رہ کر پاک ہو جاتا ہے اور جب گناہ سے پاک ہوتا ہے تو گناہ کے پھلوں سے نجات پاتا ہے سو طریق نجات یہ ہے کہ صدق اور ثبات کے ساتھ اس مبداء انوار کے سامنے کھڑے ہونا جہاں سے نور کی کرنیں اترتی ہیں اور وہ کھڑا ہونا دوسرے لفظوں میں استقامت کے نام سے موسوم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ

(ھود ع ۱۰)

اور کچھ شک نہیں کہ جو شخص اس مبداء انوار کے سامنے کھڑا ہوگا اس پر نور کی کرنیں پڑیں گی اور نور کے اترنے سے وہ ظلمت دور ہوگی جس کو گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ تو ہمیں معلوم ہے کوئی ظلمت بغیر نور کے اترنے کے دور نہیں ہو سکتی خدا تعالیٰ نور کو کروڑہا کوس سے نیچے اتارتا ہے تا ظلمت کو دور کرے نور کے سامنے ظلمت نہیں ٹھہر سکتی لیکن اگر یہ سوال ہو کہ کسی وقت انسان کو کہا جائے مبداء انوار کے سامنے کھڑا ہو گیا اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اس وقت کہا جائے گا کہ جب اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں حق کی طرف آجاوے اور سچائی سے پیار کرنے لگے اور گناہ اس کو پیارا معلوم نہ ہو بلکہ نہایت کراہت کی نظر سے اس کو دیکھے اور اس دشمن سے مخلصی پانے کے لئے خدا سے مدد چاہے تب خدائے رحمٰن و رحیم اس کی مدد کرتا ہے اور اپنی طرف سے نور نازل کر کے اس کو اس ظلمت سے نجات بخشتا ہے۔

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء صفحہ ۶)

الغرض انسانی تخلیق کا مقصد بڑا ہی عظیم ہے۔ اور اس مقصد کو یاد دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کو بھیجتا رہا ہے خدا کرے کہ انسان اپنے اس ارفع اور اعلیٰ مقام کو پہچانے جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے اس سے دوری اور ہلاکت کی راہیں اختیار نہ کرے بلکہ اس کے قرب کی راہیں تلاش کرے خدا کرے ہم سب اس کے حقیقی عبد بنیں۔ اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

۔ آمین ۔

وقف جدید کی اہمیت

احمدی مستورات کی دینی ذمہ داری

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر احمدی مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے۔ اس طرف متوجہ ہوں ..... تو میں سمجھتا ہوں کہ وقف جدید کا بجٹ بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

احمدی بہنیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے وقف جدید کے مالی جہاد میں پورے جوش و خروش کے ساتھ مالی قربانیاں پیش کریں اور اسی طرح اپنے بچوں کے ذہنوں میں اس مبارک الٰہی تحریک کی اہمیت قائم کریں۔ (ناظم وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع سے متعلق

ضروری ہدایات

-• ہر شہر، قصبہ یا گاؤں سے جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے لجنہ اور ناصرات کی نمائندگی لازمی ہوگی لجنہ کی ذمہ دار ممبرات ناصرات کو اپنے ہمراہ لائیں۔ اور مرکز پہنچنے پر آنیوالی بچیوں اور ممبرات کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ میں درج کروائیں۔

-• جس لجنہ کی صدر خود اجتماع میں شامل نہ ہوسکیں تو وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں بصورت دیگر انہیں صدارت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ ربوہ پہنچ کر نام درج کروانا بہت ضروری ہے۔ جو نمائندہ یا زائرہ اپنا نام درج نہیں کرائے گی اسے اجتماع میں شریک نہیں سمجھا جائے گا۔ جہاں سے ایک سے زائد زائرات آئیں ان کی نگرانی ان کے ناموں اور عہدوں کی تحریری فہرست دفتر کو مہیا کریں

-• ہر ضلع کی لجنہ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے کہ وہ اپنے ضلع کی لجنات سے رابطہ قائم کرکے انہیں اجتماع میں شمولیت کی تحریک کریں۔

-• نمائندگان میں سے جس کے پاس مقامی صدر کی تصدیق نہیں ہوگی اس کے قیام وطعام کی ذمہ داری مرکزی لجنہ پر نہ ہوگی اور نہ ہی اسے نمائندگی کا ٹکٹ ملے گا۔ ہر پچیس ۲۵ ممبرات پر ایک کو نمائندگی مل سکتی ہے صدر اس تعداد میں شامل ہے۔ نمائندگی دیتے وقت چندہ دھندگان کی تعداد کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اپنی لجنہ میں اس کا اعلان کرنا آپ کی ذمہ داری ہے کہ کوئی زائر بغیر تصدیق کے نہ جائے۔ ہر لجنہ اپنی آنیوالیوں کی تعداد سے کم از کم تین چار روز قبل اطلاع دیں۔

-• زائرات جتنی چاہیں آسکتی ہیں لیکن ان کے قیام وطعام کی ذمہ داری بھی اسی صورت میں لجنہ مرکزیہ پر ہوگی جبکہ ان کے پاس مقامی صدر لجنہ کی تصدیق ہو اور آنے سے قبل اطلاع بھی ہو۔ ورنہ اپنا انتظام خود کریں۔ اور اس کا بھی اپنی لجنہ میں اعلان کر دیں تاکہ صدر کی تصدیق کے بغیر کوئی نہ آئے۔ بعض زائرات گھروں میں اپنے رشتہ داروں کے پاس ٹھہر جاتی ہیں اور اپنے نام درج نہیں کرواتیں۔ ان کو بتایا جائے کہ ضرور مرکزی دفتر میں نام درج کروانا ہے۔

-• ہر مقابلہ کے انعامات ساتھ ساتھ تقسیم کئے جائیں گے۔

-• سالانہ اجتماع کے مختلف مقابلوں میں اس ممبر یا بچی کو حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی جو قبل ازیں تین سال متواتر مقابلہ میں پوزیشن حاصل کر چکی ہو۔

-• لجنہ کی مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز یکم ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں بلکہ اجلاس بلا کر بہنوں کے مشورہ سے تجاویز بھجوائی جائیں۔

-• ۳۰ ستمبر کو لجنہ کا مالی سال ختم ہوتا ہے۔ اس تاریخ تک تمام چندے معہ چندہ ناصرات بھجوا دیں۔ اس کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہ ہوگی۔

-• ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ یکم اکتوبر تک بھجوا دے کیونکہ محرم الحرام کی وجہ سے امسال سالانہ اجتماع جلدی ہو رہا ہے۔ رپورٹ مختصر اور لائحہ عمل کے مطابق ہونی چاہیئے۔ دوران سال عورتوں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے والی خواتین کے نام معہ مکمل پتہ سالانہ رپورٹ کے ساتھ بھجوا دیں۔ پڑھنے والے بچوں کی تعداد بھی بھجوائی جائے۔ ہر لجنہ کی رپورٹ کی دو دو کاپیاں صدر لجنہ مقامی کے دستخطوں سے بھجوائی جائے۔

-• اجتماع کے تمام پروگراموں میں حصہ لینے والیوں کے لئے اولین شرط پردہ کی پابندی ہوگی۔ بے پردہ کو کسی پروگرام میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔

-• جن لجنات کے انتخاب پر تین سال گذر چکے ہیں ان کے انتخابات اجتماع میں آنے سے قبل ہو جانے چاہئیں۔

مقابلہ مقالہ نویسی :-

عنوان :- "سیرت و سوانح حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ"

شرائط :- ۱- حجم مقالہ ۸ تا ۱۰ ہزار الفاظ ۲- مقالہ خوشخط اور کاغذ کے ایکطرف لکھا ہو

۳- مقالہ کی تیاری کے لئے جو کتب زیر مطالعہ رہی ہوں ان کی فہرست مقالہ کے آغاز یا آخر میں درج ہو۔

۴- مقالہ میں اگر کوئی اقتباس درج کرنا چاہیں تو اس کا مکمل حوالہ یعنی نام کتاب مصنف اور صفحہ نمبر درج کریں۔

۵- مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۸۲ء ہے۔

۶- اوّل دوم اور سوم آنیوالی ممبرات کو بالترتیب ۳۰٪، ۲۰٪ اور ۱۰٪ روپے کے انعامات دئے جائیں گے۔

۷- صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ اس (مقالہ نویس) نے خود لکھا ہے۔

۸- اس مقالہ کا اجتماع کے موقعہ پر انٹرویو بھی لیا جائے گا۔

۹- ہر مقالہ نگار حلفیہ بیان دے کہ یہ مقالہ اس نے خود لکھا ہے۔ کہیں سے کوئی سطر نقل نہیں کی گئی کیونکہ پوزیشن حاصل کرنے والے مقالے کو لجنہ مرکزیہ کتابی شکل میں شائع کروائے گی۔

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم :-

قرآن مجید :- پارہ نمبر ۶ تا ۱۵ باترجمہ

حدیث :- حدیث الاخلاق صرف ترجمہ یاد کرنا چہل احادیث باترجمہ

نماز باترجمہ :- دعائے قنوت باترجمہ۔ نماز کسوف وخسوف اور نماز استسقاء باترجمہ

کلام :- نزول المسیح مکمل از حضرت اقدس۔

عربی قصیدہ :- یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ ..... پہلے ۲۰ اشعار باترجمہ

مضمون :- اسلامی پردہ عورت کی عزت کا ضامن ہے۔ صداقت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ از درثمین۔

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم۔

قرآن کریم :- ۵ تا ۱۰ پارے باترجمہ

حدیث :- چہل حدیث کی چالیس احادیث زبانی باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے مع تشریح

پانچ ارکان اسلام۔ نماز باترجمہ۔ صد سالہ جوبلی کا روحانی پروگرام

کلام :- کشتی نوح از حضرت اقدس

درثمین کی نظم :- اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے۔ مکمل زبانی یاد کرنا۔

مضمون :- اسلام میں پردہ کی اہمیت۔ لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی ۵ سالہ تاریخ

تقریری مقابلے۔

اردو تقریری مقابلے کے دو معیار ہوں گے۔ معیار دوم میں فرسٹ ائیر سے بی اے تک کی طالبات حصہ لے سکیں گی۔ معیار اوّل میں اس سے اوپر کی تعلیم رکھنے والی ممبرات حصہ لے سکیں گی۔ معیار دوم کے لئے مندرجہ ذیل عناوین ہوں گے اور ہر تقریر ۴ منٹ کی ہوگی۔

-• دلائل ہستیٔ باری تعالیٰ -• نماز۔ تزکیۂ نفس کا ذریعہ

-• وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

معیار اوّل کے لئے مندرجہ ذیل عناوین ہوں گے۔ وقت فی تقریر ۵ منٹ

-• خلافت قومی لحاظ سے ہماری دائمی حیات کی ضامن ہے۔

-• فضائل قرآن مجید از روئے حقوق العباد -• سپین میں اسلام

مقابلہ حسنِ قرأت۔

مقابلہ حسنِ قرأت کے لئے سورۃ الانشقاق یا سورۃ البروج کی ابتدائی سات آیات مقرر کی گئی ہیں۔

مقابلہ حفظِ قرآن۔

اس میں تیسویں پارے کی سورۃ الانشقاق اور سورۃ البروج مکمل حفظ کرنا ہوں گی۔

مقابلہ بیت بازی۔

بیت بازی کا مقابلہ انفرادی کروایا جائے گا۔ صرف دُرِّ ثمین، کلام محمود، درِّ عدن اور بخارِ دل سے اشعار سنے جائیں گے۔ بیت بازی کا مقابلہ پہلے علیحدہ کروایا جائے گا۔ پھر بہترین دس لڑکیوں کا مقابلہ سٹیج پر ہوگا

مقابلہ معلومات دینیہ وعامہ۔

اس مقابلہ میں ہر لڑکی سے لیکچر سیالکوٹ، سبز اشتہار اور دورۂ مغرب سے سوالات پوچھنے کے علاوہ عام معلوماتی سوالات بھی دریافت کئے جائیں گے۔ اس میں شمولیت کیلئے تعداد پر کوئی پابندی نہیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں حصہ لینے والیوں کو ۳ منٹ دیئے جائیں گے۔

انگریزی تقریری مقابلہ۔

(4 Minutes each)

Topics :- ① Islamic Purdah in modern Time.

② Faith in لا الٰہ الا اللہ is a remedy for all the evils of the World.

③ Love for all - hatred for none.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی ہدایات :-

اجتماع کے پروگرام میں مقابلوں کے علاوہ درس قرآن مجید - درس حدیث - ذکر حبیب اور لجنہ کی بزرگ صحابیات کی زندگیوں سے متعلق تقاریر بھی ہوں گی - اجتماع کا مرکزی نقطہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب ہوگا آنیوالی بہنوں کو چاہیئے کہ وہ آنے والے بچوں اور بچیوں کو سمجھا کر لائیں کہ وہ خاموشی سے خطاب سنیں اور ہر حال میں آداب مجلس کو ملحوظ رکھیں

نوٹ :-

ہدایات اور پروگرام کی جو کاپی مرکز آپ کو بھجوائے اسے محفوظ رکھا جائے - دوبارہ تقاضا کرنے پر یہ کاپی فراہم نہیں کی جائے گی - ابھی سے ہر اجلاس میں ہدایات سنائی جایا کریں -

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کے زیر اہتمام

علمی سیمینار کا انعقاد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے بزم حسن بیان کے تحت ۷ مئی ۸۲ء بعد نماز جمعہ مسجد فضل میں تعلیمی سیمینار کا انعقاد کیا - اجلاس کی صدارت مکرم شیخ سلیم احمد صاحب قائد ضلع نے فرمائی - تلاوت عہد اور نظم کے بعد ممتاز ماہر تعلیم محترم میاں محمد افضل صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن فیصل آباد نے تعلیم کے بارے میں بچوں اور والدین کی راہنمائی فرمائی انہوں نے علم کی فضیلت بیان فرمائی - علم کا نور حاصل کرنے - اچھے ساتھی بنانے - اپنا محاسبہ کرنے اور ٹیوشن کی بجائے دعا اور محنت کا سہارا ڈھونڈنے پر زور دیا - محترم میاں صاحب نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے مختصر حالات علمی بیان فرمائے اور انہیں مثال بنا کر آگے بڑھنے کی تلقین کی - محترم ملک بشیر احمد صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج سمن آباد فیصل آباد نے " امام وقت کے علمی منصوبے " کے موضوع پر خطاب فرمایا اور مختلف علمی پروگراموں پر عمل پیرا ہونے پر زور دیا - قرآن کریم کے علوم سیکھنے کی تلقین فرمائی - اور بچوں کو تاکید فرمائی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خطوط لکھتے رہیں - ایک گھنٹہ سے زائد وقت گذرنے کے باوجود ۱۰۰ کے قریب خدام واطفال اور انصار نے نہایت دلجمعی سے تقاریر کو سنا اور معلومات سے مستفید ہوئے -

(ناظم تعلیم وتربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

بین المجالس ورزشی مقابلے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کہ ایک ضلع کے خدام دوسرے ضلع کے خدام سے مقابلے میں حصہ لیں - ناصر بیڈمنٹن کلب جھنگ صدر کے چار خدام خاکسار کی زیر قیادت ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء (بروز منگل) کو مجلس خدام الاحمدیہ گلگشت کالونی ملتان کے قائد صاحب کی دعوت پر ملتان گئے جہاں پر تین مقابلے ہوئے - جن میں جھنگ کی ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی - پہلے مقابلہ میں ملتان کے فضل عمر بیڈمنٹن کلب نے جھنگ کے ناصر بیڈمنٹن کلب کو ہرا دیا - اور دوسرے دو مقابلوں میں ناصر بیڈمنٹن کلب جھنگ صدر فاتح رہا - آخر میں محترم مولوی انیس الرحمان صاحب بنگالی مربی سلسلہ نے انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے ساتھ یہ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا -

(محمد اکمل محمود قائد مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ صدر)

بازیافتہ سائیکل

ایک عدد سائیکل پرانا دفتر صدر عمومی میں موجود ہے - اگر کسی کا کوئی سائیکل گم ہوا ہے تو دفتر ہذا سے نشانی بتلا کر حاصل کر سکتا ہے -

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خدام توجہ فرمائیں

- روزانہ پنجگانہ نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کا التزام
- صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام پر عمل
- ہر ماہ کم از کم ایک دعائیہ خط حضور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں لکھنا
- وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں شمولیت

شعبہ تربیت کے چند اہم امور ہیں - ان کی طرف کماحقہ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں -

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

● محترم مہر شبیر محمد صاحب کملانہ میال ریٹائرڈ سیشن جج بقضائے الٰہی مورخہ ۱۰ مئی بروز سوموار ساڑھے چار بجے جھنگ صدر میں رحلت فرما گئے - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ پر ۱۹ فروری کو بیماری کا حملہ ہوا تھا - اس سے قبل ساری ۷۱ سالہ زندگی کے دوران آپ کی صحت قابل رشک رہی - آپ نے بیماری کا عرصہ نہایت ہی صبر وسکون اور حوصلہ سے گذارا اور بیماری کے دوران کبھی بھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے - مرحوم پنجوقتہ نمازیں باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے - تلاوت قرآن کریم روزانہ کرتے تھے ہر ایک کے خیر خواہ تھے کسی کا برا نہ سوچتے تھے - ۱۱ مئی کو نماز جنازہ مکرم محمد اشرف صاحب ممتاز مربی سلسلہ نے پڑھائی - اس کے بعد جنازہ ان کے آبائی گاؤں بستی دریام میں لے جا کر تدفین عمل میں آئی - احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے - مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں (جمال الدین احمد سیٹلائیٹ ٹاؤن جھنگ صدر)

. . . . . .

● خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد سلیمان صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کمالیہ حال حیدرآباد (سندھ) مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۸۲ء کو حیدرآباد میں وفات پا گئے - مرحوم پچھلے کئی ماہ سے علیل تھے - موصی تھے - اس لیے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی -

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے -

(چوہدری بشارت احمد اسپننگ سپرنٹنڈنٹ مارگلہ ٹیکسٹائل ملز حسن ابدال)

● مکرم میاں مرلو علی صاحب ولد میاں خداداد صاحب موضہ بھنے والا گلی ماسٹر اسمٰعیل عرصہ سے بوجہ فالج و دیگر عوارض بیمار تھے مورخہ ۲۳/۵/۸۲ کو لاہور میں وفات پا گئے - ان کا جنازہ ۲۴/۵/۸۲ کو ربوہ لایا گیا - محترم امیر صاحب مقامی کی اجازت سے محترم صوفی غلام محمد صاحب نے مسجد مبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی - قبر تیار ہونے پر چوہدری ثناء اللہ صاحب ربوہ نے دعا کرائی -

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے چار لڑکیاں چونتیس (۳۴) پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں - احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی قربت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے - آمین -

(مشتاق احمد بذریعہ شیخ نذیر احمد فیض بلال اسٹیٹس - ربوہ)

درخواست ہائے دعا

-- عزیزم پرویز اقبال عرف گوگا (فوٹو گرافر) آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ میں کبڈی کھیلتے ہوئے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے تکلیف میں ہے میرے بچے کی کامل اور عاجل صحت یابی کے لئے دوست دعا کریں (ڈاکٹر صوفی علی محمد - صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار ربوہ)

-- اہلیہ محترمہ آغا محمود الٰہی صاحب مرحوم درد پتہ کے باعث تشویشناک طور پر بیمار ہیں - نقاہت اور ضعیفی کی وجہ سے اپریشن کے قابل بھی نہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے - (غلام محمد ثالث لاہور)

-- خاکسار کا بیٹا محمد نواز ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو محض اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا فرمائے - آمین -

(محمد اشرف حمدانہ ضلع گجرات)

● میرا بیٹا عزیزم محمود احمد گل ٹانگ ٹوٹنے کی وجہ سے سول ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے -

(نذیر احمد دارالعلوم شرقی - ربوہ -)

● میرا لڑکا نعیم احمد متعلم بی ایس سی ۲۵ دن سے بعارضہ ملیریا اور ٹائیفائیڈ بیمار ہے - احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا کرے - آمین -

(میاں غلام احمد چوہڑکانہ)

● خاکسار کی بڑی بیٹی عرصہ ۲ ماہ سے بیمار ہے احباب جماعت اور بزرگوں کی خدمت میں بیٹی کی صحت کاملہ کے لیے دعا کی درخواست ہے -

(چوہدری عبداللہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے (منیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ آمد چندہ عام چندہ جلسہ سالانہ کے بقایاجات جلد از جلد ادا فرما کر ممنون فرمائیں

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

الوداعی تقریب

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان (نشتر یونٹ) کی طرف سے مورخہ ۲۱ اپریل کو نشتر میڈیکل کالج کواڈرینگل میں ایک سادہ مگر پر وقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب اُن ۹ احمدی طلباء کے اعزاز میں ترتیب دی گئی جو نشتر میڈیکل کالج ملتان سے اپنے پانچ سالہ تعلیمی نصاب مکمل ہونے پر فارغ التحصیل ہو رہے تھے۔ اس تقریب میں مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ، حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم ملتان عزیز احمد صاحب قائد ضلع اور قاضی طاہر اسمٰعیل صاحب سابق قائد ملتان شہر بھی مدعو تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کے بعد مکرم برکت اللہ صاحب محمود اور حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان نے طلبا کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اپنی تقاریر میں آپ نے طلباء پر زور دیا کہ تدبیر کے ساتھ ساتھ ایک احمدی ڈاکٹر کو اپنے مریضوں کے لیے دعا بھی کرنی چاہیئے اور اس کا مطمح نظر دولت کمانے کی بجائے مخلوق خدا کی ہمدردی اور خدمتِ خلق ہونا چاہیئے۔

فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کی طرف سے مظفر احمد صاحب نے اپنے جوابی ایڈریس میں اپنے دوسرے زیر تعلیم طالب علم بھائیوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو کہ بطور احمدی ان پر عائد ہوتی ہیں اور اپنے ماحول میں ایک اچھا اثر چھوڑنے اور احمدی کی نیک نامی کا باعث ہونے کی نصیحت کی۔

پھر حاضرین کی ٹھنڈے مشروب سے تواضع کی گئی۔ اس کے بعد کالج کے سبزہ زار میں نماز مغرب باجماعت ادا کی گئی پھر دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو اعلیٰ کامیابی اور دینی و دنیاوی سربلندی عطا فرمائے اور انسانیت کی مقبول خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ملتان)

بقیہ:- جلسہ

سنانے کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ نے قدرت ثانیہ کے پہلے اور دوسرے مظہر کے انتخاب کے ایمان افروز واقعات سنائے۔

آخر میں مکرم مغفور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی ایک نظم پڑھی۔ جس کے بعد صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز کیا۔ آپ نے حاضرین جلسہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے وعدوں کے مطابق قدرت ثانیہ ایسی نعمت سے نوازا ہے ہمیں اس نعمت کی کما حقہٗ قدر کرنی چاہیئے اور اس عظیم عطا اور نعمت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کی عظیم تر برکات سے بھرپور استفادہ کی پوری کوشش کریں۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے سینوں کو نور ایمان سے منور کریں اور ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لائیں کیونکہ اس نظام کا قیام دراصل ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ ہی مشروط ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اعمال کو نیکی اور تقویٰ میں ڈھالیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ جذب کرتے رہیں۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب کی فرمائش پر محترم حکیم دین محمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کارروائی ۲½ گھنٹہ تک جاری رہی۔

شکریہ اور درخواست دعا

میرے خاوند محترم چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری مرحوم کی وفات پر بہت سے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوسرے احباب نے بذریعہ خط اور اکثر نے ہمارے گھر آکر ہم سے تعزیت کی ہے اور اپنی دعاؤں اور نیک جذبات کا اظہار کر کے ہمارے غم کو ہلکا کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ میں اخبار الفضل کے توسط سے ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ وہ مجھے اور میری اولاد کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تا مولا کریم ہمیں مومنانہ طور پر اس صدمہ کو برداشت کرنے کی طاقت دے۔ صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند کرے اور ہماری اولاد کو اپنے مرحوم باپ کی نیکیوں کے تسلسل کو قائم رکھنے کی سعادت بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین!

(رحمین بیگم اہلیہ چوہدری شبیر حسین صاحب سنوری مرحوم بیت الکریم A - ۶۰۰۱ بالمقابل راولپنڈی جنرل ہسپتال۔ مری روڈ۔ راولپنڈی)

سوما لسٹھلن کیپسول
۱۲۰۰ ملی گرام ساختہ امریکہ
المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳

سٹینلے پیڈسٹل فین (رجسٹرڈ) گوجرانوالہ
عام پنکھوں سے پاور فل موٹرز، ہیٹ پروف
تین سال مستند گارنٹی۔
نقد اور آسان اقساط پر حاصل کریں
مون پرویژن سٹورز
سٹاکسٹ: گول چوک مسجد اقصیٰ کالج روڈ ربوہ

ضروری اطلاع
- اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر پریشر ککر کی ہر قسم کی مرمت اور سپیئر پارٹس رینگ ہینڈل پریشر ویٹ وغیرہ۔
- پلاسٹک واٹر کولر کی مرمت اور نئی ٹونٹیاں لگوانے کیلئے درج ذیل پتہ جات پر رجوع فرمائیں۔
- اعزاز برادرز نزد ایوان محمود گوبازار ربوہ
- داؤد کراکری ہاؤس اقصیٰ روڈ ریلوے کراسنگ ربوہ

فرنیچر خریدنے کیلئے بہترین دکان
مون لائٹ صوفہ ہاؤس
اسپیشل لکڑی - دیدہ زیب ڈیزائن
اور
ماہر کاریگروں کا تیار کیا ہوا معیاری فرنیچر خریدنے کیلئے
مون لائٹ صوفہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
پر تشریف لائیں

ضرورت ہے
سیلز ایجنٹس اور سیلز آفیسرز کی ہر ضلع اور ہر بڑے شہر میں ضرورت ہے۔ یہ ذہین تعلیم یافتہ نوجوانوں کیلئے شاندار مشاہرہ اور تیز رفتار ترقی کا میدان ہے۔
درخواستیں اپنے امیر صاحب کی تصدیق کیساتھ جلد بھجوائیں۔
مینیجنگ ڈائریکٹر:- کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کیمیکلز) رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

آل ربوہ سائیکل ریس

آل ربوہ سائیکل ریس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۴-۵-۶ احسان/جون کو منعقد ہو رہی ہے۔ لمبی ریس ۴ احسان/جون صبح ۵ بجے ایوان محمود سے شروع ہوگی۔ ریس میں حصہ لینے والے تمام اطفال اور خدام اپنے اپنے بلاک لیڈران کو یکم جون سے پہلے نام لکھوا دیں۔

(ملک نسیم احمد سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

برٹش ایئرویز
• ایئر ریزرویشن اور دیگر ہر قسم کی سفری دستاویزات کیلئے معلومات/مشورہ/خدمات کیلئے رابطہ قائم کریں۔
ہم آپ کی بہترین خدمت کریں گے
المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ فون ۴۹۳
Information Office
British airways
We'll take more care of you